بسم اللہ الرحمن الرحیم

کمپنی سے انٹر نیٹ ایم بی خریدنے کی ایک ناجائز صورت

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ زونگ کی موبائل ایپلیکیشن اپنے صارفین کو یہ آفر کرتی ہے کہ صارفین روزانہ کی بنیاد پر اس ایپلیکیشن کے ذریعے ایک روپیہ جمع ٹیکس (ایک روپیہ سولہ پیسے) خرچ کر کے کچھ انٹر نیٹ حاصل کرسکتے ہیں۔

جس کا طریقہ کار یہ ہے کہ صارف ایپ میں جاکر مطلوبہ پیج کو سلیکٹ کرے گا۔ اس کے سلیکٹ کرتے ہی موبائل اسکرین پر اس کے سامنے سات خانے ظاہر ہوں گے۔ ان خانوں میں انٹر نیٹ ایم بیز کی مختلف مقداریں ہوگی۔ کسی میں دس، کسی میں پچاس، کسی میں سو وغیرہ وغیرہ اور آخری حد پانچ سو ایم بیز کی ہوتی ہے لیکن ان خانوں میں کچھ نظر نہیں آتا، جس کی وجہ سے صارف کو نہیں پتا ہوتا کہ کونسے خانے میں کتنے ایم بیز پوشیدہ ہیں۔ صارف کو صرف ایک خانہ کلک کرنا ہے، اس میں جتنے ایم بیز ہوں گے، وہ اسے مل جائیں گے، اور اس کلک کرنے سے ہی اس کے اکاؤنٹ سے ایک روپیہ اس کی قیمت اور سولہ پیسے ٹیکس کٹ جائے گا۔ واضح رہے کہ ان خانوں میں سے کوئی بھی خانہ خالی نہیں ہوتا، سب میں کچھ نہ کچھ ایم بیز ضرور ہوتی ہیں۔ جو کم از کم دس ایم بیز اور زیادہ سے زیادہ پانچ سو ایم بیز تک ہو سکتی ہیں، نیز ایک روپیہ سولہ پیسے کے ذریعے اس پیج میں ملنے والے کم از کم نیٹ کی مقدار دس ایم بیز ہے جبکہ اگر بغیر پیج کے دس ایم بیز لیے جائیں تو وہ ایک روپیہ سولہ پیسے سے زیادہ مہنگی ہوتی ہیں۔ عرض یہ ہے کہ یہاں صارف ایک روپیہ جمع ٹیکس (ایک روپیہ سولہ پیسے) ادا کر رہا ہے اور اس کے بدلے میں صارف کو کچھ ایم بیز مل رہی ہیں لیکن ان کی مقدار اسے معلوم نہیں۔ کیا اس طرح انٹر نیٹ کے ایم بیز لینا درست ہے؟

جواب

عند الشرع مذکورہ طریقے سے انٹر نیٹ ایم بیز لینا ناجائز و گناہ ہے۔ تفصیل اس میں یہ ہے کہ ایک روپیہ سولہ پیسے کے عوض انٹر نیٹ کی سہولت دینا شرعی طور پر عقدِ اجارہ ہے اور جن چیزوں سے بیع فاسد ہوتی ہے، ان سے عقد اجارہ بھی فاسد ہو جاتا ہے اور مذکورہ صورت میں عقد کو مخصوص رقم کے عوض موبائل اسکرین پر ظاہر ہونے والے خانوں میں سے کسی ایک خانے کے چھونے پر موقوف کیا گیا ہے کہ جب کسی ایک خانے پر کلک کیا تو عقد مکمل ہو گیا اور اب دیکھ کر رد کرنے کا اختیار نہیں ہوگا اس میں جتنی بھی مقدار ہوگی وہ لینی ہی پڑے گی تو اس میں تملیک کو خطر پر معلق کیا گیا ہے اور اس میں جہالت بھی ہے اور ان چیزوں سے عقد فاسد ہو جاتا ہے جیسا کہ بیع ملامسہ (ایسی بیع جو محض مشتری کے سامان چھونے سے نافذ کر دی جائے اور دیکھ کر رد کرنے کا اختیار بھی باقی نہ رہے، اس) میں ہوتا

ہے جوکہ فاسد و ناجائز ہے اور فقہائے کرام نے اس کے فساد اور عدم جواز کی وجوہات میں تعلیق علی الخطر اور جہالت کو بیان کیا ہے۔ رقم کے بدلے میں انٹرنیٹ کے کچھ ایم بیز استعمال کرنے کی سہولت دینا یہ عقد اجارہ ہے چنانچہ تنویر الابصار میں ہے "هي تمليك نفع بعوض" ترجمہ: اجارہ عوض کے ساتھ منفعت کو بیچنا ہے۔ (تنویر الابصار مع الدر المختار و رد المحتار، ج 9، ص 4، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

جن شرائط سے عقدِ بیع فاسد ہوتا ہے، وہ عقدِ اجارہ کو بھی فاسد کر دیتی ہیں چنانچہ در مختار میں ہے: "تفسد الإجارة بالشروط المخالفة لمقتضى العقد فكل ما أفسد البيع يفسدها" ترجمہ: عقد کے مخالف شرائط سے اجارہ فاسد ہو جاتا ہے اور جو شرط بیع کو فاسد کرتی ہے وہ اجارہ کو بھی فاسد کرتی ہے۔ (درمختار، کتاب الاجارۃ، باب الاجارۃ الفاسد، جلد 6، صفحہ 46، دار الفکر، بیروت)

بیع ملامسہ کے فساد و عدم جواز اس کی علت پر کلام کرتے ہوئے ہدایہ میں لکھا ہے "(ولا يجوز البيع بإلقاء الحجر والملامسة والمنابذة).۔۔۔«وقد نهى - عليه الصلاة والسلام - عن بيع الملامسة والمنابذة» ولأن فيه تعليقا بالخطر" ترجمہ: "پتھر ڈالنے کے ساتھ اور باہم چھونے اور پھینکنے کے ساتھ بیع کرنا، جائز نہیں اور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے باہم چھونے اور پھینکنے کے ساتھ بیع سے منع فرمایا ہے اور اس میں خطر پر معلق کرنا بھی ہے۔

اس کے تحت فتح القدیر میں ہے "زاد مسلم: أما الملامسة فأن يلمس كل منهما ثوب صاحبه بغير تأمل فيلزم اللامس البيع من غير خيار له عند الرؤية، وهذا بأن يكون مثلا في ظلمة أو يكون مطويا مرئيا متفقان على أنه إذا لمسه فقد باعه وفساده لتعليق التمليك على أنه متى لمسه وجب البيع وسقط خيار المجلس. والمنابذة أن ينبذ كل واحد منهما ثوبه إلى الآخر ولم ينظر كل واحد منهما إلى ثوب صاحبه على جعل النبذ بيعا، وهذه كانت بيوعا يتعارفونها في الجاهلية، وكذا إلقاء الحجر أن يلقي حصاة وثمة أثواب فأي ثوب وقع عليه كان المبيع بلا تأمل وروية ولا خيار بعد ذلك۔۔۔ ومعنى النهي ما في كل من الجهالة وتعليق التمليك بالخطر فإنه في معنى إذا وقع حجري على ثوب فقد بعته منك أو بعتنيه بكذا أو إذا لمسته أو نبذته"

ترجمہ: امام مسلم نے یہ اضافہ فرمایا ہے کہ: ملامسہ کی صورت یہ ہے کہ ان میں سے ہر ایک اپنے ساتھی کے کپڑے کو بغیر غور و فکر کیے چھولے تو چھونے والے پر بیع لازم ہو جائے گی اور دیکھنے کے وقت اسے اختیار نہیں ملے گا اور اس کی صورت یوں ہے کہ کپڑا مثلا اندھیرے میں ہو یا لپٹا ہوا ہو اور وہ دونوں اس پر متفق ہوں کہ جب وہ اس کو چھولے تو اس نے وہ اسے بیچ دیا اور اس کا فساد اس وجہ سے ہے کہ تملیک کو اس پر معلق کیا جا رہا ہے کہ جب اس کو چھولے گا تو بیع لازم ہو جائے گی اور خیار مجلس ساقط ہو جائے گا اور منابذہ یہ ہے کہ ان میں سے ہر کوئی اپنا کپڑا دوسرے کی طرف ڈالے اور ڈالنے سے ہی بیع ہو جائے گی اور کسی نے دوسرے کے کپڑے کو نہیں دیکھا اور یہ بیوعات، زمانۂ جاہلیت میں متعارف تھیں اور اسی طرح پتھر ڈالنا ہے کہ کنکر ڈالے اور وہاں کئی کپڑے ہوں تو جس کپڑے پر کنکر پڑے وہ مبیع بن جائے گا بغیر دیکھے اور غور و فکر کیے اور اس کے بعد خیار بھی نہیں ہوگا۔ اور ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ ان میں ہر ایک میں جہالت ہے اور تملیک کو خطر پر معلق کرنا ہے کیونکہ یہ اس معنی میں ہے کہ: جب میرا پتھر کسی کپڑے پر گر گیا تو میں نے

اسے تیرے ہاتھ بیچ دیا، یا میں نے اسے اتنے میں تجھ سے خرید لیا یا جب میں اسے چھولوں یا اسے پھینک دوں۔ (الھدایۃ مع فتح القدیر، باب البیع الفاسد، ج06، ص417، دار الفکر، بیروت)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا اعظم عطاری مدنی

مصدق: مفتی محمد ہاشم خان عطاری

فتوی نمبر: JTL-0652

تاریخ اجراء: 28ربیع الثانی1444ھ/24نومبر2022ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com

daruliftaahlesunnat

DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat

feedback@daruliftaahlesunnat.net